2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

مس16ء میں جی ڈی پی کی نمو کی رفتار میں اضافہ ہوا اور یہ گذشتہ سال کے 4.0 فیصد سے بڑھ کر 4.7 فیصد ہوگئی ۔ اگرچہ کپاس کی فصل میں کافی نقصانات نے زراعت کے شعبے میں نمو کو کم کردیا تاہم صنعت اور خدمات میں مضبوط بحالی کی وجہ سے جی ڈی پی کی مجموعی نمو آٹھ سال کی بلندترین سطح پر پہنچ گئی (جدول 2.1)۔

جدول 2.1: جی ڈی پی شرح نمو

فیصد

	مس16ء میں حصہ	نمو			نمو میں حصہ
		مس15ءن	مس16ء ع	مس16ء ہدف	
زراعت	19.8	2.5	-0.2	3.9	0.0
جس میں					
فصلیں	7.4	1.0	-6.3	3.2	-0.5
گلہ بانی	11.6	4.0	3.6	4.1	0.4
صنعت	21.0	4.8	6.8	6.4	1.4
جس میں					
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	10.9	3.3	4.6	6.0	0.5
بجلی کی پیداوار و تقسیم اور گیس کی تقسیم	1.9	12.0	12.2	6.0	0.2
تعمیرات	2.6	6.2	13.1	8.5	0.3
خدمات	59.2	4.3	5.7	5.7	3.3
جس میں					
تھوک و خردہ تجارت	18.3	4.3	5.7	5.5	0.8
مالیات و بیمہ	3.3	6.5	7.8	6.5	0.2
عمومی حکومت	7.6	4.8	11.1	6.0	0.8
جی ڈی پی	100.0	4.0	4.7	5.5	4.7
یادداشتی اجزا					
سرمایہ کاری و جی ڈی پی کا تناسب		15.5	15.2	17.7	

ن: نظر ثانی شدہ؛ ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اس معاشی بحالی میں کئی عوامل مددگار رہے: (i) سازگار معاشی ماحول (کمزور صارف اشاریہ قیمت گرانی، اطمینان بخش بیرونی حالت اور محتاط مالیاتی انتظام)؛ (ii) اعانتی پالیسیاں (کئی دہائیوں میں پست ترین شرح سود، مستحکم شرح مبادلہ، اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے اخراجات میں اضافہ)؛ (iii) سلامتی کے بہتر حالات؛ (iv) توانائی کی رسد میں کچھ سہولت؛ اور (v) عالمی منڈی میں اہم خام مال کی مسلسل کم قیمتیں۔

سست بیرونی طلب کے باوجود صنعت میں بحالی کا حصول خاصا حوصلہ افزا ہے۔ تیز تعمیراتی سرگرمیوں (سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں)؛ کھاد کے پلانٹس کو گیس کی بہتر دستیابی؛ اور گاڑیوں کی مسلسل اور مضبوط طلب (جسے حکومت پنجاب کی اپنا روزگار اسکیم اور سستی کار مالکاری نے مہمیز دیا) سے اس شعبے کو فائدہ پہنچا۔

صنعت میں اس تیز نمو کے دور رس اثرات خدمات کے شعبے پر بھی پڑے: تھوک اور خردہ تجارت (خدمات کے شعبے میں انتہائی اہمیت کے حامل) گذشتہ سال کے 4.3 فیصد سے بڑھ کر م س16ء میں 5.7 فیصد ہوگئیں۔[1] مزید برآں تنخواہوں اور سرکاری ملازمین کی پنشن میں اضافے کے باعث عام حکومتی خدمات میں بھی نمو کی رفتار جاری رہی، جبکہ بینکاری شعبے کی مضبوط نفع آوری کی وجہ سے مالیات اور بیمے میں بھی بحالی دکھائی دی۔

جدول 2.2: زراعت کی جانب سے قدر میں اضافہ

حصہ اور نمو فیصد میں؛ فیصدی درجوں میں حصہ

	م س16ء میں حصہ	نمو			زراعت کی نمو میں حصہ	
		م س15ء	م س16ء	م س 16ء ہدف	م س15ء	م س16ء
فصل	37.2	1.0	-6.3		0.4	-2.5
اہم فصلیں	23.5	-0.5	-7.2	3.2	-0.1	-1.8
دیگر فصلیں	11.4	3.1	-0.3	4.5	0.3	0.0
کپاس کی جننگ	2.3	7.2	-21.3	5.0	0.2	-0.6
گلہ بانی	58.6	4.0	3.6	4.1	2.2	2.0
جنگل بانی	2.1	-10.4	8.8	3.0	-0.2	0.2
ماہی گیری	2.2	5.8	3.2	4.0	0.1	0.1
مجموعی	**100.0**	**2.5**	**-0.2**	**3.9**		

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

جدول 2.3: اہم فصلیں

پیداوار ملین ٹن میں؛ کپاس کے لیے ملین گانٹھیں، نمو فیصد میں

	پیداوار			نمو	
	م س15ء	م س16ء	م س16ء ہدف	م س15ء	م س16ء
کپاس	14.0	10.1	15.5	9.3	-27.8
چاول	7.0	6.8	6.9	3.0	-2.7
گنا	62.8	65.5	68.0	-6.9	4.2
گندم	25.1	25.5	26.0	-3.4	1.6
مکئی	4.9	4.9	3.7	-0.1	-0.3

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

2.2 زراعت

زراعت کے شعبے میں مالی سال 2008ء کے بعد سے پہلی بار 0.2 فیصد کی کمی سامنے آئی (**جدول 2.2**)۔[2] اس مایوس کن کارکردگی کی وجہ شعبہ فصل تھا جس میں اس سال 6.3 فیصد کی نظر آئی۔ یہ بھی مدنظر رہے کہ شعبہ فصل کی وجہ سے اضافہ قدر میں واقع ہونے والی کمی م س10ء میں آنے والے بڑے سیلاب کے نتیجے میں ہونے والی کمی سے بھی کہیں زیادہ ہے۔[3] مزید یہ کہ گلہ بانی (جو زراعت کے اضافہ قدر میں 58.6 فیصد کا حصہ رکھتی ہے) کی نمو بھی اس سال 0.4 فیصدی درجے کم رہی جو زراعت کو درپیش مشکلات میں اضافے کا سبب بنی۔

شعبہ فصل

م س15ء کے برخلاف جب کپاس اور چاول کی شاندار کارکردگی نے دوسری اہم فصلوں کے خسارے کا بھی مداوا کر دیا تھا، اس بار ان ہی دونوں فصلوں کی نمو میں کمی دیکھی گئی۔ کپاس کی فصل میں خاص طور پر کافی نقصان ہوا جس کی وجہ سے گنے اور گندم کی فصلوں میں گذشتہ برس کے مقابلے میں اس سال آنے والی بہتری بھی ماند ہوگئی (**جدول 2.3**)۔

1 تھوک اور خردہ تجارت کے اضافہ قدر میں مینوفیکچرنگ کی سرگرمیوں کا حصہ آدھے سے زائد ہے۔ اس کے مقابلے میں زرعی تجارت کا حصہ 20 فیصد کے لگ بھگ ہے۔

2 گذشتہ پانچ برسوں (م س11ء تا م س15ء) میں شعبہ زراعت کی سالانہ اوسط نمو 2.7 فیصد تھی۔

3 م س10ء میں شعبہ فصل میں 4.2 فیصد کمی آئی۔

خام مال کے لحاظ سے خریف کی فصل کے دوران پانی کی دستیابی بالخصوص کم رہی۔ طلب کے حوالے سے مارکیٹ میں اپنی وافر دستیابی کے باوجود یوریا کا استعمال سارا سال خاصا کم رہا (جدول 2.4)۔ آمدنی پر دباؤ کے باعث ممکنہ طور پر کھاد کے استعمال میں کاشت کاروں کی حوصلہ شکنی ہوئی (بشمول کھاد، کیڑے مار ادویات اور ٹریکٹرز)۔ سندھ اور پنجاب کی حکومتوں کی جانب سے اعلان کردہ ٹریکٹرز کی اعانتی اسکیم میں التوا نے ان کی مزید طلب کو روک دیا ہے۔[4]

جدول 2.4: خام مال کی دستیابی (جولائی تا مارچ)، نمو فیصد میں

	مس15ء	مس16ء	مس15ء	مس16ء
پانی کی دستیابی	ملین ایکڑ فٹ		سال بسال نمو	
	75.4	69.4	3.9	-7.9
کھاد کا استعمال	**ہزار ٹن**		**سال بسال نمو**	
یوریا	4583	3504	0.3	-23.5
ڈی اے پی	1492	1562	6.1	4.7
زرعی قرض کی تقسیم	**ارب روپے**		**سال بسال نمو**	
کل	326.0	385.5	27.5	18.3
پیداوار	288.5	353.8	22.9	22.6
ترقی	37.5	31.7	78.9	-15.4

ماخذ: سپارکو (پانی کے لیے)؛ این ایف ڈی سی (کھاد کے لیے)؛ اور بینک دولت پاکستان (زراعت کے لیے)

شکل 2.1: کھاد کا اشاریہ قیمت (2010=100)

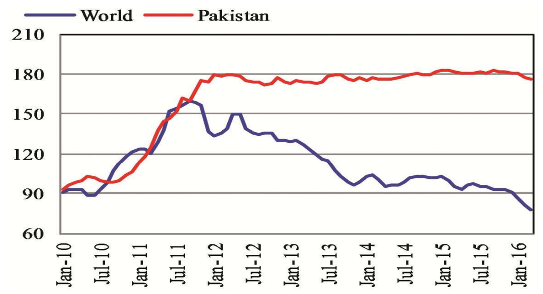

Source: Pakistan Bureau of Statistics; World Bank

بنیادی خام مال جیسے کھادوں وغیرہ کی مقامی اور بین الاقوامی قیمتوں میں بھی عدم تعلق ایک اور اہم مسئلہ تھا (شکل 2.1)؛ اس کی وجہ سے دیہی معیشت پر گہرے اثرات پڑے۔ خاص طور پر جولائی 2011ء سے کھاد کی بین الاقوامی قیمتوں میں آدھی سے زائد کمی آئی تو اسی مدت کے دوران ملکی منڈیوں میں ان کی قیمتیں 15 فیصد بڑھ گئیں۔[5] اسی طرح کیڑے مار ادویات کی قیمتیں بھی اسی مدت کے دوران 98 فیصد بڑھ گئیں۔

ان سب عوامل کے نتیجے میں پیداواری لاگت میں اضافہ ہوگیا۔ عالمی سطح پر زرعی اجناس کی قیمتوں میں کمی کے مقابلے میں ملکی زرعی پیداوار کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کی وجوہات میں سے ایک یہ بھی تھی (شکل 2.2)۔[6]

آمدنی کے حوالے سے کاشت کاروں کو ایک اور ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اضافی پیداوار کے لیے بھاری زراعانت کے باوجود برآمدات میں اضافہ ممکن نہ ہوا (جس کی ایک مثال گندم اور چینی ہیں)۔ پیداوار میں کمی کی صورت میں سستی درآمدات نے ملکی قیمتوں کو قابو میں رکھا (مثلاً

4 مس16ء کے جولائی تا مارچ کی مدت میں ٹریکٹروں کی فروخت میں 33.2 فیصد کی تیز (سال بسال) کمی دکھائی دی۔

5 مارچ 2016ء تک عالمی منڈی میں کھاد کی قیمتیں 6.1 فیصد (سال بسال) کم ہوگئی تھیں، جبکہ اسی مدت میں ملکی قیمتوں میں 3.8 فیصد کا اضافہ نظر آیا۔

6 ملکی زرعی اشاریہ قیمت تھوک اشاریہ قیمت کا ایک ذیلی ہے جس کا عنوان "زراعت، جنگل بانی اور ماہی گیری" ہے، جس میں 23 اجناس شامل ہیں۔ عالمی اجناسی اشاریہ قیمت عالمی بینک کے "غذائی اجناسی اشاریہ قیمت" پر مبنی ہے جس میں اناج، تیل، اور گوشت کی مصنوعات شامل ہیں۔

کپاس کی درآمد سے ملکی کپاس کی قیمتیں کم رہیں)۔ دراصل بلند پیداواری لاگت اور پیداوار کی کم قیمتیں گذشتہ کچھ برسوں سے شعبہ فصل کی نفع آوری کو ختم کر رہی ہیں (اسی طرح یہ کسانوں کی آمدنی پر بھی اثرانداز ہوتی ہیں)۔ اس پس منظر میں شعبہ فصل کی پست کارکردگی قابل فہم ہے۔

شکل 2.2: زرعی اجناسی اشاریہ قیمت (2010=100)

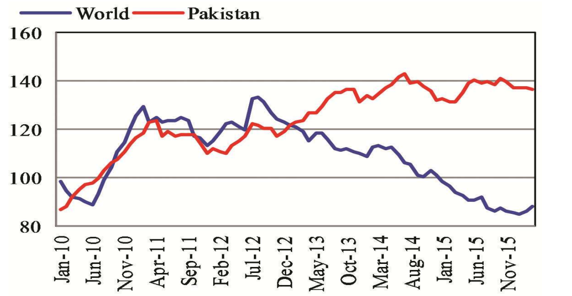

Source: Pakistan Bureau of Statistics; World Bank

یہاں کپاس کا بالخصوص ذکر کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس کی مایوس کن کارکردگی سے سب ہی ششدر رہ گئے۔ کپاس کی پیداوار 27.8 فیصد کم رہی اور اس کا مطلوبہ ہدف ایک بڑے فرق سے رہ گیا۔ بارش اور کیڑوں کی کثرت (بالخصوص گلابی سنڈی اور سفید مکھی) سے اس فصل کو خاص طور پر پنجاب میں بہت نقصان ہوا۔ م س 16ء کے دوران خام کپاس کی پست قیمتوں کے ظاہر ہوتا ہے کاشت کار مہنگی کیڑے مار ادویات خریدنے کے حق میں نہیں تھے کیوں کہ اس سرمایہ کاری سے انھیں کوئی منافع نہیں ملنا تھا۔[7] اس کا نتیجہ م س 04ء سے لے کر اب تک کی پست ترین پیداوار اور یافت کی صورت میں نکلا اور یوں پہلے سے ہی مخدوش صورت حال مزید بدتر ہوگئی۔

جدول 2.5: صنعت میں نمو

حصہ فیصدی درجے میں؛ حصہ اور نمو فیصد میں

	جی ڈی پی میں حصہ	نمو			صنعت کی نمو میں حصہ	
		م س15ء	م س16ء	م س16ءہ	م س15ء	م س16ء
کان کنی و کوہ کنی	3.0	4.0	6.8	6.0	0.6	1.0
اشیاسازی	13.6	3.9	5.0	6.1	2.6	3.3
بڑے پیمانے کی	10.9	3.3	4.6	6.0	1.8	2.4
چھوٹے پیمانے کی	1.8	8.2	8.2	8.3	0.7	0.7
ذبیحہ	0.9	3.4	3.6	3.7	0.2	0.2
بجلی کی تقسیم و پیداوار اور گیس کی تقسیم	1.9	12.0	12.2	6.0	0.9	1.0
تعمیرات	2.6	6.2	13.1	8.5	0.7	1.5
صنعت	**21.0**	**4.8**	**6.8**	**6.4**	**4.8**	**6.8**

ہ: ہدف

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کپاس کی فصل میں وسیع پیمانے پر ہونے والا نقصان جاری کھاتے کے لیے دو اعتبار سے دوررس مضمرات رکھتا ہے: خام کپاس کی درآمد کی صورت میں بھاری بل اور ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی۔ پاکستان مرکزی کپاس کمیٹی (PCCC) کے مطابق تقریباً 4.5 ملین گانٹھوں کی کمی دیکھنے میں آئی جبکہ ملکی ملوں کی کھپت گذشتہ دو برسوں میں اوسطاً 14.6 ملین گانٹھیں رہی۔ توقع ہے کہ یہ فرق 0.4 ملین گانٹھوں کے بقیہ ذخائر[8] اور 4.1 ملین گانٹھوں کی درآمد سے پورا کرلیا جائے گا۔ ملک خام کپاس کی 2 ملین گانٹھوں کی درآمد پر 0.6 ارب امریکی ڈالر خرچ کر چکا ہے۔ دوسری جانب م س 16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران گذشتہ برس کے اسی دورانیے کے مقابلے میں ٹیکسٹائل کی برآمدات 8 فیصد کم ہوگئی ہیں۔

7 ماخذ: پاکستان سیٹیلائٹ بیسڈ کروپ مانیٹرنگ سسٹم، م س 16ء کے دوران مختلف شمارے، سپارکو؛ کاٹن ریویو، م س 16ء کے دوران مختلف شمارے، پاکستان مرکزی کپاس کمیٹی۔

8 ماخذ: پاکستان مرکزی کپاس کمیٹی۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نفع آوری پر مسلسل دباؤ (جس کی وجہ سے اگلے سال کاشت کار کسی بہتر یافت والی فصل کی جانب جاسکتے ہیں)،[9] اور سفید مکھی کے حملے کے ہنوز موجود خطرات اگلے برس بھی کپاس کی فصل کی تیز بحالی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔[10] اسی وجہ سے م س17ء کے لیے کپاس کا 14.1 ملین گانٹھوں کا (فی ہیکٹر 800 کلوگرام کی متوقع یافت) پیداواری ہدف حاصل کرنا دشوار نظر آتا ہے۔

شکل 2.3: بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو (سہ ماہی بنیاد پر سال بسال)

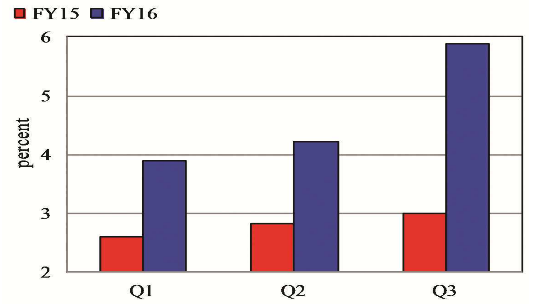

Source: Pakistan Bureau of Statistics

2.3 صنعت

شعبہ صنعت کی نمو میں گذشتہ سال کے 4.8 فیصد کے مقابلے میں م س16ء میں 6.8 فیصد کی تیز بحالی نظر آئی (**جدول 2.5**)۔ یہ گذشتہ 12 سال میں پہلی بار ہوا ہے کہ صنعت نے اپنے سالانہ منصوبے میں طے شدہ نمو کے ہدف کو پار کیا ہے۔ عالمی معیشت کی مسلسل غیر یقینی صورت حال اور پست بیرونی طلب کے باوجود یہ کارکردگی خاصی حوصلہ افزا رہی۔ اگرچہ یہ بحالی وسیع پیمانے پر تھی کیونکہ تمام ہی ذیلی شعبہ جات میں گذشتہ سال سے زیادہ نمو دکھائی دی تاہم بڑے پیمانے کی اشیا سازی، تعمیرات، اور بجلی کی پیداوار و تقسیم اور گیس کی تقسیم کا اس بحالی میں زیادہ حصہ رہا۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی

م س16ء کی تیسری سہ ماہی میں بھی بڑے پیمانے کی اشیا سازی نے اپنی نمو کی رفتار برقرار رکھی (**شکل 2.3**)، جس کے نتیجے میں م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں 4.7 فیصد کی مجموعی نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی دورانیے میں یہ 2.8 فیصد تھی۔ پائیدار صارفی اشیا اور تعمیرات سے متعلق صنعتوں کے علاوہ کھاد، فولاد (نجی شعبے میں)، ربڑ، دوا سازی اور رنگ و روغن کے دیگر اشیا سازوں نے بھی اس نمو کی رفتار میں حصہ لیا (**جدول 2.6**)۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی اس بہتر کارکردگی میں کئی عوامل مددگار رہے، مثلاً بنیادی خام مال کی مسلسل پست قیمتیں، توانائی کی بہتر اور سستی فراہمی، اور کئی عشروں میں پست ترین پالیسی ریٹ جس کے نتیجے میں نجی شعبے کی طرف قرضے کا بہاؤ تیز ہوگیا۔[11]

9 وسیع مال نامے کے باعث کپاس کی قیمتوں کا عالمی تناظر ابھی تک بحران کا شکار ہے۔

10 بھارتی سرحد کے پار پنجاب اور ہریانہ میں بھی گذشتہ دو برسوں سے بیجوں کے بہتر معیار کے باوجود پیداواری نقصان کا سامنا ہے۔ عالمی کپاس مشاورتی کمیٹی نے بیان دیا ہے کہ م س17ء تک جنوب مغربی بھارت میں سفید مکھی کے حملے (جو بڑی حد تک ان حالات کی ذمہ دار ہے) برقرار رہنے کا امکان ہے۔ یکساں موسمی حالات اور جغرافیائی قربت کے باعث یہ پاکستان کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہے۔

11 مائع قدرتی گیس (LNG) کی درآمد سے حکومت کمپریسڈ قدرتی گیس (CNG) کے اسٹیشنوں، کھاد کے پلانٹس، ٹیکسٹائل کی صنعت، اور عام صنعت کو گیس کی رسد بڑھانے کے قابل ہوئی (ماخذ: وزارت پٹرولیم)۔ مزید برآں فرنس آئل کی قیمتوں میں کمی سے صنعتوں کی توانائی کی خود پیداواری لاگت میں بھی کمی آئی۔

شعبہ جاتی کارکردگی

گاڑیاں

م س16ء کے جولائی تا مارچ کی مدت میں 23.4 فیصد کی غیر معمولی نمو کے ساتھ گاڑیوں کی صنعت کا حصہ مجموعی بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ایک چوتھائی سے زائد رہا (جبکہ م س15ء کے جولائی تا مارچ دورانیے میں بھی 17.1 فیصد نمو ہوئی تھی)۔ گذشتہ برس متعارف کروائے گئے کاروں کے ماڈلز کی مسلسل مضبوط فروخت؛ سستی کار مالکاری کی دستیابی؛ اپنا روزگار اسکیم کے تحت اضافی طلب؛ امن و امان کے بہتر حالات؛ اور تجارتی سرگرمیوں میں اضافے نے گاڑیوں کی صنعت کو سہارا دیا۔[12] مسافر گاڑیوں، ٹرکوں، بسوں اور پک اپ کی فروخت میں خاص طور پر نمایاں نمو نظر آئی (جدول 2.7)۔ گاڑیوں کی صنعت میں بھرپور پیداوار سے دیگر منسلکہ صنعتوں بالخصوص ربڑ کی صنعت کو بھی فائدہ پہنچا۔[13]

فروری 16ء میں پنجاب اپنا روزگار اسکیم کا اختتام تیسری سہ ماہی کی اہم پیش رفت تھا۔ اسی دوران چونکہ صارفین بڑے تیار کنندگان کی جانب سے نئے ماڈلز پیش کیے جانے کا انتظار کر رہے تھے اس لیے کاروں اور پک اپ کی طلب بھی معمول پر آ رہی ہے۔

جدول 2.6: بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں سال بسال نمو (جولائی تا مارچ)

فیصد

	بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں وزن	سال بسال نمو		نمو میں حصہ	
		م س15ء	م س16ء	م س15ء	م س16ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	70.3	2.8	4.7		
ٹیکسٹائل	21.0	1.0	0.6	10.1	3.8
سوتی دھاگہ	13.0	1.2	1.5	7.9	6.2
سوتی کپڑا	7.2	0.1	0.4	0.2	0.8
غذا	12.4	-0.8	3.7	-6.9	17.2
چینی	3.5	-6.1	2.9	-20.3	5.2
نباتی گھی	1.1	-0.9	6.1	-0.4	1.7
خوردنی تیل	2.2	0.1	8.4	0.1	6.3
مشروبات	0.9	14.6	4.1	11.5	2.2
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	5.5	2.4	11.9	3.2
فولاد	5.4	35.6	-7.5	36.5	-6.1
نجی	4.1	24.5	6.0	22.3	6.6
پاکستان اسٹیل مل	1.0	87.5	-100	14.3	-12.6
غیر دھاتی معدنیات	5.4	2.7	10.2	9.7	21.8
سیمنٹ	5.3	2.9	10.4	10.1	22.0
گاڑیاں	4.6	17.1	23.4	28.7	26.9
جیپیں اور کاریں	2.8	23.1	29.7	18.7	17.2
کھاد	4.4	1.0	15.9	1.9	18.5
دوا سازی	3.6	6.8	7.2	18.7	12.2
کاغذ	2.3	-5.7	-2.9	-7.9	-2.2
کیمیکلز	1.7	6.9	10.3	5.3	5.0
کاسٹک سوڈا	0.4	1.5	26.8	0.2	2.2
چمڑے کی مصنوعات	0.9	9.1	12.2	5.7	4.8
بڑے پیمانے کی اشیا سازی علاوہ پاکستان اسٹیل مل	**69.4**	**2.5**	**5.4**		

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

آگے چل کر 2016ء تا 2021ء کی متوقع آٹو موٹو ڈویلپمنٹ پالیسی میں نئی سرمایہ کاریوں کے لیے پیش کی گئی ترغیبات سے اس صنعت کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے، نئے ماڈلز کے پیش کیے جانے سے مسافر گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ متوقع ہے، نیز سڑکوں کے جال میں مجوزہ توسیع کے باعث ٹرکوں اور بسوں کی طلب میں بھی اضافے کا امکان ہے۔

12 جولائی تا مارچ م س16ء کے دوران صارفین کی مالکاری 19.6 ارب روپے بڑھ گئی (جبکہ جولائی تا مارچ م س15ء کے دوران 32.0 ارب روپے رہی تھی)۔ تقریباً 60 فیصد کا یہ اضافہ کاروں کی فروخت کے باعث ہوا۔ اسی طرح تھوک اور خردہ تجارت جو ملک میں تجارتی سرگرمیوں کا اظہاریہ ہے، اس میں م س16ء میں 4.6 فیصد کی نمو دکھائی دی جو کہ گذشتہ برس 2.6 فیصد تھی۔ تھوک اور خردہ تجارت (جی ڈی پی میں 18.3 فیصد حصص کا حامل شعبہ) میں مضبوط بحالی تجارتی گاڑیوں بالخصوص ٹرک اور پک اپس کی طلب کے لیے اچھی علامت ہے۔

13 م س16 کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں ربڑ کی پیداوار میں بھی 11.6 فیصد کی بھرپور نمو ہوئی جو کہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.9 فیصد تھی۔

کھاد

م س15ء کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں 1.0 فیصد کی سال بسال معمولی نمو سے بڑھ کر م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران 15.9 فیصد کی مضبوط نمو سے کھاد کی پیداوار میں تیز بحالی ہوئی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ملکی طلب کی نمایاں سست روی کے باوجود کارکردگی غیر معمولی رہی (باکس 2.1)۔ پیداوار میں اضافے کی وجہ ایل این جی کی درآمد اور ماری گیس کی جانب سے نئی دریافت وترقی کے منصوبے کے باعث گیس کی بہتر دستیابی تھی۔[14] تاہم، گھٹتی ہوئی فروخت اور بلند تر پیداوار کے نتیجے میں تجارتی فرموں کے پاس کافی ذخیرہ پڑا رہا جو تاریخ کی بلند ترین سطح ہے۔[15]

غذا اور مصنوعات

چینی اور خوردنی تیل کی صنعتوں میں بحالی غذائی شعبے کی نمو کا سبب بنی۔ چینی کی صنعت میں م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران گنے کی بہتر فصل کے باعث 2.9 فیصد کی نمو دکھائی دی جبکہ گذشتہ برس کے اسی دورانیے میں 6.1 فیصد کی تخفیف نظر آئی تھی۔ ماضی کے رجحانات کی بنیاد پر ہم توقع کرسکتے ہیں کہ چینی کی پیداوار آسانی سے گذشتہ سال کی سطحوں کو پار کرجائے گی (جدول 2.8)۔ دراصل اس سال گنے کی کچل کاری میں تاخیر کے باعث م س16ء کی چوتھی سہ ماہی میں چینی کی پیداوار م س15ء کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں نمایاں طور پر بلند ہوگی۔

جدول 2.7: گاڑیوں کی فروخت (جولائی تا مارچ)

اکائیاں	م س15ء	م س16ء	سال بسال نمو
مسافر کاریں	105,344	137,206	30.2
ٹرک اور بسیں	3,126	4,443	42.1
جیپ	933	601	-35.6
پک اپ	18,062	29,091	61.1
ٹریکٹر	33,181	22,169	-33.2
2،3 پہیے والی گاڑی	784,641	977,521	24.6
مجموعی فروخت	**945,287**	**1,171,031**	**23.9**

ماخذ: پی اے ایم اے

باکس: 2.1 کھاد کی فروخت میں کمی کیوں آئی؟

گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں کھاد کی فروخت 13 فیصد کم ہوگئی۔[1] اس کمی کے پیچھے کئی عوامل کارفرما رہے: (الف) فصلوں کے کافی نقصانات اور زرعی پیداوار کی کم قیمتوں نے کسانوں کی قوت خرید کو کمزور کردیا؛ (ب) م س16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یوریا اور ڈی اے پی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ان کی طلب میں مزید کمی؛ (ج) جب حکومت نے کھاد کے تیارکنندگان پر یوریا کی قیمتوں میں اضافے میں کمی کے لیے زور دیا تو کاشت کار بھی یوریا کی قیمتوں میں کمی کی توقع کررہے تھے[2]؛ (د) عالمی منڈی میں کھاد کی قیمتوں میں کمی نے بھی ملکی منڈی میں کم قیمت سے متعلق توقعات کو تقویت دی۔

بہرحال فروخت میں بحالی کا امکان ہے کیونکہ اپریل 2016ء میں حکومت کے خام گیس کی قیمتوں میں کمی کے اعلان کے بعد فریں پہلے ہی کھاد کی قیمتوں میں فی بوری 70 روپے تک کمی کرچکی ہیں۔

1 مطلق لحاظ سے کھاد کی فروخت م س15ء کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں 6.1 ملین ٹن سے کم ہوکر م س16ء کی اسی مدت میں 5.3 ملین ٹن ہوگئی ہے۔

2 ستمبر 2015ء میں گیس کی قیمتوں میں بھاری اضافے (خام گیس کے لیے 63 تا 67 فیصد اور ایندھن کے لیے 23 فیصد) کے ردعمل میں یوریا کے تیارکنندگان نے بھی قیمتیں 150 روپے فی بیگ بڑھادیں۔ چنانچہ حکومت نے کھاد کے تیارکنندگان کو ان کی قیمتیں کم کرنے کی ہدایت کی۔

جدول 2.8: چینی کی پیداوار کا تقابل (ہزار ٹن)

	م س12ء	م س13ء	م س14ء	م س15ء	م س16ء
جولائی تا مارچ	4,486	4,586	5,125	4,812	4,950
جولائی تا جون	4,634	5,074	5,582	5,150	--
کل میں جولائی تا مارچ کی پیداوار کا حصہ (فیصد)					
	96.8	90.4	91.8	93.4	--

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

14 کھاد کی تیاری کے دو پلانٹس جو گیس کی کمی کے باعث بند ہوچکے تھے ایل این جی کی رسد کے باعث دوبارہ عمل میں آگئے۔

15 مارچ 2016ء کے اختتام تک یوریا کھاد کے کل ذخائر 1.2 ملین ٹن تک پہنچ چکے ہیں جو کہ تقریباً تین ماہ کی اوسط فروخت کے مساوی ہیں۔

شکل 2.4: سیمنٹ کی مجموعی فروخت میں برآمدات کا حصہ

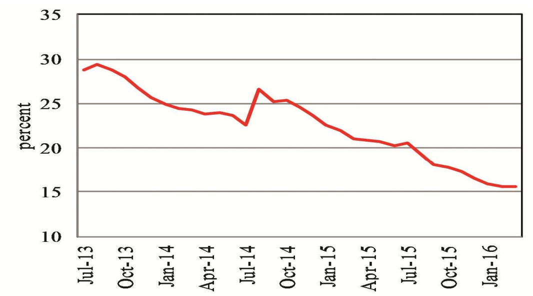

Source: APCMA

خوردنی تیل کی صنعت میں نمو کو کئی ایک عوامل کی تائید حاصل رہی۔ مثلاً مستحکم کرنسی، قرض گیری کی پست لاگت، اور سستی توانائی و نقل حمل۔[16] سویابین کے درآمدی محصول میں کمی (جولائی 15ء سے 6 سے کم کر کے 3 فیصد) سے بھی تیار کنندگان کو فائدہ پہنچا۔[17] آخراً صنعت کے لیے منافع کے مارجنز بھی پرکشش ہوگئے کیونکہ صنعت کاروں نے پیداوار کی کم لاگت کے فوائد پوری طرح صارفین تک منتقل نہیں کیے۔[18] ان تمام عوامل کی مدد سے خوردنی تیل کے شعبے میں گذشتہ سال کے اسی دورانیے کی 0.8 فیصد تخفیف کے مقابلے میں م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں 7.2 فیصد کی نمو حاصل ہوئی۔

ٹیکسٹائل

ملکی ٹیکسٹائل کی برآمدات کو پست کرنے میں کئی عوامل شامل تھے: چین کی طرف سے طلب میں سست روی؛ دیگر برآمد کنندہ ممالک کی طرف سے سخت مقابلہ؛ پست معیار، اور مصنوعات میں تنوع کی کمی (دیکھیے باب 5)۔ تاہم ٹیکسٹائل مصنوعات کے لیے مستحکم ملکی طلب سے صنعت کو فائدہ پہنچا۔ مزید برآں حکومتی اعانت مثلاً بھارت سے درآمد شدہ سوتی دھاگے پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی، صنعتی صارفین کے لیے بجلی کے نرخوں میں کمی اور ٹیکسٹائل ملز کو موسم سرما میں (ایل این جی) گیس کی فراہمی۔ اسی وجہ سے یہ صنعت م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں 0.6 فیصد کی معمولی نمو دکھا سکی جو گذشتہ برس کے اسی دورانیے میں 1.0 فیصد رہی تھی۔[19]

م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران سوتی دھاگے کی پیداوار میں 1.5 فیصد کی معمولی بحالی نظر آئی جو کہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.2 فیصد تھی۔ غالباً مغرب میں ٹیکسٹائل مصنوعات اور ملبوسات کی برآمدی طلب میں کچھ اضافہ اس کی وجہ بنا۔[20]

سیمنٹ اور کیمیکلز: مستحکم اور رواں تعمیراتی سرگرمیوں کے مثبت اثرات کے حامل

گذشتہ دو برسوں سے برآمدات میں مسلسل کمی (شکل 2.4) کے باوجود م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران سیمنٹ کی پیداوار میں 10.4

16 اگرچہ عالمی منڈی میں پام آئل کی قیمتیں مسلسل بحران کا شکار ہیں پھر بھی اس برس اس کی درآمد میں کمی آئی۔ غالباً تیار کنندگان گذشتہ سال کے ذخائر استعمال کرتے رہے ہیں۔

17 نیم تیار سویابین آئل کی طلب میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ یہ پولٹری فیڈ کی صنعت میں استعمال ہوتا ہے۔

18 بڑی فرموں کے مالی گوشواروں کے مطابق خوردنی تیل کی صنعت کی منافع آوری میں م س16ء کی پہلی ششماہی کے دوران 13 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں تھوڑی کمی ہوئی تھی۔

19 بڑے ٹیکسٹائل ادارے بڑھی ہوئی ملکی طلب (جس کی وجہ بہتر قوت خرید ہے) سے استفادے کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں اپنی دکانوں میں اضافہ کررہے ہیں۔

20 م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں ملکی کپاس کی فصل کی بڑی تباہی کے باعث خام کپاس کی درآمد دگنی سے زائد ہوگئی ہے۔

فیصد کی نمو دکھائی دی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 2.9 فیصد تھی۔ نجی شعبے میں رواں تعمیراتی سرگرمیاں اور انفرا سٹرکچر کے منصوبوں پر سرکاری اخراجات کی وجہ سے ملکی سیمنٹ کی صنعت کو بہت زیادہ فروغ ملا۔[21] اس صورت حال سے م س 16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران ملکی فروخت میں 17.3 فیصد کی نمو ہوئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 8.4 فیصد تھی۔

دیگر مثبت پیش رفتوں سے بھی اس صنعت کو فائدہ پہنچا۔ مثال کے طور پر بجلی کے نرخوں میں مسلسل کمی؛ فروخت اور تقسیم کی لاگت میں کمی (کیونکہ ملکی فروخت کے مقابلے میں برآمدات کے لیے یہ لاگتیں 10 سے 20 فیصد زیادہ تھیں)؛ اور مالی چارجز میں سہولت۔[22] درحقیقت برآمدات پر ٹیکس کی چھوٹ سے ہونے والے نقصان کے باوجود ملکی صنعتوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔[23]

تعمیراتی سرگرمیوں کے فروغ سے منسلکہ صنعتوں کی نمو کو بھی سہارا ملا۔ اس کے اہم استفادہ کنندگان میں سے ایک کیمیکلز کا شعبہ بھی تھا: م س 16ء کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں اس شعبے میں 10.3 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 6.9 فیصد تھی۔ کاسٹک سوڈا (26.8 فیصد)،[24] رنگ وروغن اور وارنش (21.2 فیصد) اور سلفیورک ایسڈ (25.8 فیصد) اس نمو کی اہم وجہ تھے۔

بڑے انفرا سٹرکچر منصوبوں (ڈیم اور سڑکوں کے جال) پر حکومت کی بڑھتی ہوئی توجہ سے سیمنٹ اور منسلکہ صنعتوں کی مضبوط نمو متوقع ہے۔

فولاد

پاکستان اسٹیل ملز کی بندش سے نجی شعبے میں فولاد کی صنعت کی کارکردگی کے اثرات مکمل طور پر زائل ہو گئے جس میں م س 16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران تقریباً 6.0 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 24.5 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ بہرحال نجی شعبے کے فولاد کے صنعتکار چین سے درآمد شدہ سستی مصنوعات کے ساتھ سخت مقابلے کا سامنا کر رہے ہیں ایک مظہر جو عالمی سطح پر فولاد کے بہت سے صنعتکاروں کو متاثر کر رہا ہے۔[25] [26]

اس صورتِ حال میں خام فولاد اور فولاد کی مصنوعات کی درآمد میں م س 16ء کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں بالترتیب 27.3 اور 30.1

21 م س 15ء کے جولائی تا مارچ کے دورانیے میں ترقیاتی اخراجات 271 ارب روپے سے بڑھ کر م س 16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران 400 ارب روپے ہو گئے۔

22 گرڈ اور فرنس آئل پر مبنی توانائی کی لاگت گھٹ کر بالترتیب 20 فیصد سال بسال اور 45 فیصد سال بسال ہو گئی جبکہ ان کی فروخت اور تقسیم کی لاگت بھی گھٹ کر تقریباً 17 فیصد اور مالی لاگت 43 فیصد کم ہو گئی۔

23 خالص منافع بعد از ٹیکس (80 فیصد حصص رکھنے والی منتخب کمپنیاں) 25 ارب سے 30 ارب تک ہو کر بیس فیصد سے زائد بڑھ گیا۔

24 یہ بنیادی طور پر اضافہ استعداد کے اثر کی عکاسی کرتا ہے۔

25 برطانیہ پر بالخصوص اس دباؤ کا اثر پڑا کیونکہ اس کی سب سے بڑے صنعتکار ٹاٹا اسٹیل نے ملک چھوڑنے کے منصوبوں کا اعلان کر دیا جس سے 15 ہزار نوکریاں خطرے میں پڑ گئیں، جبکہ 40 ہزار سے زائد اسٹیل کے جرمن کارکن چین کی سستی مصنوعات کے خلاف احتجاجاً سڑکوں پر آ گئے۔ حالیہ عالمی ادارہ تجارت کے اجلاس میں جاپان اور جنوبی کوریا کو بھی اسٹیل کی مصنوعات اپنے ملک میں فروخت کے مقابلے میں زیادہ سستی برآمد کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔

26 جی 7 فولاد کی مصنوعات کی اس عالمی بھرمار کو قابو کرنے کے لیے اقدامات کرے گی جس کے بارے میں سب ہی چینی صنعتکاروں کو الزام دیتے ہیں کہ وہ تعمیرات اور کاروں میں مستعمل فولاد کی مصنوعات کثیر تعداد میں تیار کر رہے ہیں (رائٹرز)۔

فیصد اضافہ ہوا۔ چین اور یوکرائین سے درآمد شدہ کولڈ رولڈ کوائلز اور چادروں پر چار ماہ کے لیے اینٹی ڈمپنگ محصولات کے باوجود درآمدات میں غیر معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا۔[27]

الیکٹرانکس: ذیلی شعبہ جات بہت متضاد رجحانات کی عکاسی کرتے رہے

م س 16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران الیکٹرانک اشیا کی تیاری میں 10 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مارکیٹ میں سستی درآمدات کی دستیابی سے ملکی صنعتکاروں کو بہت نقصان ہورہا ہے۔ تاہم مختلف شعبے بہت متنوع رجحانات کی عکاسی کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ریفریجریٹرز کی تیاری میں 1.6 فیصد کی (سال بسال) کمی آئی، جبکہ ایئر کنڈیشنرز میں 28.0 فیصد کا اضافہ ہوا۔ موخر الذکر میں نمو کی بڑی وجہ اس موسم گرما میں متوقع گرمی کی لہر اور نئی ٹیکنالوجی کا متعارف کروایا جانا تھا۔[28]

2.4 خدمات کا شعبہ

م س16ء میں شعبہ خدمات میں 5.7 فیصد کی نمو کے ساتھ مضبوط بحالی نظر آئی۔ یہ گذشتہ برس کی 4.3 فیصد نمو سے خاصی بلند تھی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ نمو وسیع اثرات کی حامل ہے۔ تمام ذیلی شعبوں (ماسوا نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات) میں گذشتہ سال کی نسبت بلند نمو دکھائی دی (جدول 2.9)۔

جدول: 2.9 خدمات کی کارکردگی

	جی ڈی پی میں حصہ	نمو			نمو میں حصہ	
	م س16ء	م س15ء	م س16ءہ	م س16ءع	م س15ء	م س16ء
تھوک وخردہ تجارت	18.3	2.6	5.5	4.6	0.8	1.4
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات	13.3	4.8	6.1	4.1	1.1	0.9
مالیات و بیمہ	3.3	6.5	6.5	7.8	0.3	0.4
مکاناتی خدمات	6.7	4.0	4.0	4.0	0.5	0.5
عمومی حکومتی خدمات	7.6	4.8	6.0	11.1	0.6	1.4
دیگر نجی خدمات	10.1	6.0	6.4	6.6	1.0	1.1
خدمات	**59.2**	**4.3**	**5.7**	**5.7**	**4.3**	**5.7**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

ہ: سالانہ منصوبے کا ہدف

ع: عبوری

جدول :2.10 مالیات و بیمہ

فیصد

	م س16ء میں حصہ	نمو		نمو میں حصہ	
		م س15ء	م س16ء	م س15ء	م س16ء
مرکزی بینکاری	2.6	-0.6	6.8	0.0	0.2
دیگر زری وساطت	84.9	7.1	8.6	5.9	7.2
جدولی بینک	82.9	6.6	8.3	5.4	6.9
غیر جدولی بینک	2.0	37.9	20.6	0.5	0.4
دیگر مالی خدمات کی سرگرمیاں (علاوہ بیمہ و پنشن فنڈ)	1.7	3.6	-4.9	0.1	-0.1
مالی اجارہ	0.7	3.6	1.4	0.0	0.0
دیگر قرض دینے والے	1.0	3.7	-9.1	0.0	-0.1
بیمہ، نو بیمہ اور پنشن فنڈ	3.6	4.2	8.7	0.2	0.3
مالی خدمات اور بیمہ سرگرمیوں کی متبادل سرگرمیاں	7.2	4.1	2.5	0.3	0.2
مالیات و بیمہ	**100**	**6.5**	**7.8**	**6.5**	**7.8**

ماخذ: پاکستان دفترِ شماریات

27 جنوری 2016ء میں لاگو کیے گئے یہ درآمدی محصولات 8.3 تا 19.0 فیصد تک ہیں۔

28 صارفین اپنے پرانے ایئر کنڈیشنرز کو نئے ڈی سی انورٹرز کی ٹیکنالوجی پر مبنی ایئر کنڈیشنرز سے تبدیل کر رہے ہیں جو بجلی کے خرچ کے لحاظ سے کم لاگت کے حامل ہیں۔

تھوک اور خردہ تجارت کی کارکردگی بھی خاصی حوصلہ افزا رہی کیونکہ گذشتہ سال کی 2.6 فیصد نمو تیزی سے بحال ہو کر م س16 میں 4.6 فیصد ہوگئی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں پچھلے سال کی پست اساس اور ابھرتی ہوئی نمو سے ذیلی شعبہ جات کو یہ غیر معمولی کارکردگی پیش کرنے میں مدد ملی۔

م س16ء میں مالیات اور بیمہ میں بھی 7.8 فیصد کی عمدہ نمو دکھائی دی جو گذشتہ برس 6.5 فیصد تھی (**جدول 2.10**)۔ جدولی بینک اضافہ ٔ قدر میں 82.9 فیصد حصے کے ساتھ چھائے رہے۔ شرح سود میں تیزکمی کے باوجود م س16 کے جولائی تا مارچ کی مدت میں ان کا قبل از ٹیکس منافع کی نمو 11.9 فیصد تھی۔[29] لہٰذا م س16ء میں اضافہ قدر کی نمو بھی 8.3 فیصد بہتر ہوئی جو گذشتہ سال 6.6 فیصد تھی۔

م س16ء میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے باعث عمومی حکومتی خدمات میں بھی تیزی سے بحالی آئی۔

جدول 2.11: ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات

فیصد

	م س16ء میں حصہ	نمو		نمو میں حصہ	
نمو		م س15ء	م س16ء	م س15ء	م س16ء
ریلوے	0.2	42.2	-19.2	0.1	0.1
آبی ٹرانسپورٹ	3.3	-2.8	-3.4	-0.1	-0.1
فضائی ٹرانسپورٹ	6.4	20.9	10.05	1.1	0.9
پائپ لائن ٹرانسپورٹ	0.1	-2.1	-16.8	0.0	0.0
مواصلات	15.7	2.58	10.9	0.4	0.3
روڈ ٹرانسپورٹ	71.7	4.6	2.8	3.3	2.8
ذخیرہ کاری	2.5	2.4	4.6	0.1	0.1
کل	**100**	**4.9**	**4.1**	**4.9**	**4.1**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 2.5: تجارتی گاڑیوں کی تیاری اور فروخت (جولائی تا مارچ)

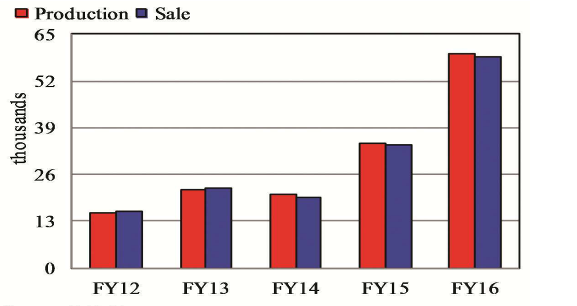

Source: PAMA

م س16ء میں ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری، اور مواصلات میں کچھ سست روی دکھائی دی۔ اضافہ قدر میں اس پست نمو کی بڑی وجہ روڈ ٹرانسپورٹ رہا جو کہ 71.7 فیصد کے حصے کے ساتھ اس ذیلی شعبے میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے (**جدول 2.11**)۔

م س16ء میں روڈ ٹرانسپورٹ کی نمو کم ہو کر 2.8 فیصد ہوگئی جو گذشتہ برس 4.6 فیصد تھی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران سامان سنبھالنے کی سرگرمیوں (کارگو ہینڈلنگ) میں بہتری اور تجارتی گاڑیوں کی تیاری اور فروخت میں اضافے کے باوجود روڈ ٹرانسپورٹ میں یہ سست روی نظر آئی (**شکل 2.5**)۔ تاہم روڈ ٹرانسپورٹ کا مستقبل حوصلہ افزا ہے کیونکہ روڈ انفراسٹرکچر میں مجوزہ توسیع تجارتی گاڑیوں کی سرگرمیوں کے لیے پرکشش ہوگی۔

29 م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران قبل از ٹیکس منافع 239.4 ارب روپے تھا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 213.9 ارب روپے تھا۔ م س16ء کے جولائی تا مارچ کے دوران قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود اوسطاً 269 بی پی ایس کم ہوگئی۔ دوسری طرف تجارتی بینکوں کی پیشگیوں میں عمدہ نمو نظر آئی (دیکھیے تیسرا باب: گرانی اور زری پالیسی)۔

مواصلات کے شعبے میں مجموعی ٹیلیفونی گنجائش گذشتہ برس شروع کی جانے والی سم کی دوبارہ تصدیق مہم کے بعد بالآخر بحال ہوگئی۔[30] [31] اسی طرح براڈ بینڈ کے استعمال کنندگان کی تعداد بھی بڑھ کر 31 ملین ہوگئی جو ایک سال قبل 17 ملین تھی۔ یہ تخمینے 2014ء میں ملک بھر میں متعارف کروائی گئی نیکسٹ جنریشن موبائل سروسز (NGMS) کے بعد 3G/4G خدمات میں بہت زیادہ اضافے کے عکاس ہیں۔ وائس ٹریفک اور براڈ بینڈ میں جاری اصلاحات کے باعث مواصلاتی محاصل اور ملکی خزانے میں اس کی حصہ داری میں مزید بہتری کی توقع ہے۔

30 مجموعی گنجائش جو مس 15ء کے اختتام پر گھٹ کر 63 فیصد ہوگئی تھی (جبکہ م س 14 میں 79.6 فیصد تھی) اب دوبارہ 70.4 فیصد پر واپس آ گئی ہے۔

31 پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کے مطابق عدم تصدیق کی بنا پر 26 ملین سم بلاک کی گئیں۔